بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہنم ذلت، بدبختی، عذاب اور بے عزتی کا مقام جہاں آہیں بھرنے اور آنسو بہانے کے علاوہ کوئی کام نہ ہوگا۔ نیچے آگ کا فرش اور اوپر آگ کا سائبان، گندھک کا لباس، ہاتھوں میں بیڑیاں، گردنوں میں طوق، کھانے کے لیے زقوم جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا۔ پینے کیلئے اُبلتا ہوا پانی جو پیٹ کے اندر کی ہر چیز گلا کر رکھ دے گا اور پیٹ کے اندر جا کر کھولے گا۔ جہنمی ہر لمحہ موت کی دعا کریں گے مگر ان کی دُعا قبول نہ ہوگی۔ نہ صبر ہی سے یہ عذاب دور ہوگا اور نہ چیخنا چلانا دُکھوں میں کمی کا باعث ہوگا۔ یہ انجام ہم میں سے کسی کا بھی خدانخواستہ مقدر ہوسکتا ہے جو بھی اس سے لاپرواہی کی زندگی گزارے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تو جس نے (دنیا میں) سرکشی کی تھی اور دُنیا کی زِندگی کو (آخرت پر) ترجیح دِی تھی اُس کا ٹھکانہ تو بس جہنم (ہوگی)"۔ (النازعات ۷۹: ۳۷-۳۹)

ہم میں سے اکثر نے جہنم کا صرف نام سنا ہے اُس کی ہولناکی کی ہمیں خبر نہیں ورنہ ہم اُس سے بڑھ کر کسی خطرہ کے لیے سنجیدہ نہ ہوتے۔ اگر کسی راستے پر سانپ کے ہونے کا ذرا سا بھی خطرہ ہو تو انسان اس راہ سے گزرنے پر تیار نہیں ہوتا لیکن کیسا عجیب ہے انسان جس خطرے سے خبردار کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا بھیجے، کتابیں بھیجیں، اس کے وجود اور اردگرد بے شمار نشانیاں بکھیر دیں۔ اس کے بارے میں چند لمحے بھی سنجیدگی سے غور کرنے پر عظیم اکثریت تیار تک نہیں۔ دَردناک عذاب کی ایسی بدترین جگہ پر اُس انسان کی زندگی کیسی ہوگی جو اپنی ہتھیلی پر چھوٹا سا آبلہ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ انسان جو جون جولائی کی تپتی لو نہیں برداشت کرسکتا، شیطان کے بہکانے میں آکر ایسے راستے پر دوڑا چلا جا رہا ہے جہاں اَبدی عذاب اس کے منتظر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دِین سے بے خبری اور سنی سنائی باتوں پر زِندگیوں کے دارومدار سے نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ لوگ ایک طرف وہ کام کر رہے ہوتے ہیں جن سے ہزاروں لاکھوں زِندگیاں تباہ ہو رہی ہیں۔ بے ہودہ فلمیں بنا رہے ہیں، قومی دولت لوٹ رہے ہیں، جعلی اَدویات بنا رہے ہیں اور ساتھ بڑے اِطمینان میں ہیں کہ جنت میں اُن کی سیٹ مختص ہے حالانکہ اُن کے جرائم سے لاکھوں کروڑوں لوگ متاثر ہو رہے ہیں جن کے ہاتھ روزِ قیامت اُن کے گریبانوں پر ہوں گے۔ اِن لوگوں اور اِن کی نسلوں کو پہنچنے والے نقصان کا خمیازہ اِنہیں اَدا کرنا پڑے گا۔

مرتے وقت نہ ہمارے پاس وہ لذتیں ہوں گی جو ہم نے گناہ کر کے چکھی تھیں اور نہ وہ مشقتیں ہوں گی جو عبادت یا اطاعت کی وجہ سے برداشت کی تھیں۔ دونوں کیفیات ختم ہو جائیں گی لیکن اُن کے اَبدی نتائج گناہ یا ثواب کی شکل میں باقی رہیں گے۔

جہنم......قرآن وحدیث کی روشنی میں

جہنم کی زنجیریں اور تارکول

"اُس دِن تم مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھو گے۔ اُن کے لباس تارکول کے ہوں گے اور آگ اُن کے چہروں پر چھائی ہوئی ہوگی"۔ (ابراہیم ۱۴: ۴۹-۵۰)

جہنم کی پیپ

- "اُسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور حلق سے اُتار نہ سکے گا اور موت ہر طرف سے اُس پر آئے گی مگر وہ مرے گا نہیں اور اُس کے پیچھے ایک سخت عذاب (لگا ہوا) ہے"۔ (ابراہیم ۱۴: ۱۶-۱۷)
- "غساق کا (وہ سڑی ہوئی پیپ جو جہنمیوں کے زخموں سے نکلے گی اور جس کے بارے میں قرآن مجید میں اِرشاد ہے کہ جہنمیوں کی اِنتہائی بھوک میں غذا ہوگی، وہ اِس قدر بدبودار ہوگی کہ) اگر ایک ڈول اِس دُنیا پر بہا دِیا جائے تو ساری دُنیا بدبودار ہو جائے"۔ (ترمذی)

جہنم کی وسعت اور گہرائی

- "قیامت کے دِن جہنم کو (میدانِ حشر میں) لایا جائے گا تو اِس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رَہے ہوں گے"۔ (مسلم)
- "جو پتھر جہنم کے کنارے سے نیچے پھینکا جائے تو وہ ستر برس بعد بھی جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ رَب کی قسم اِس جہنم کو ضرور بھرا جائے گا"۔ (مسلم)

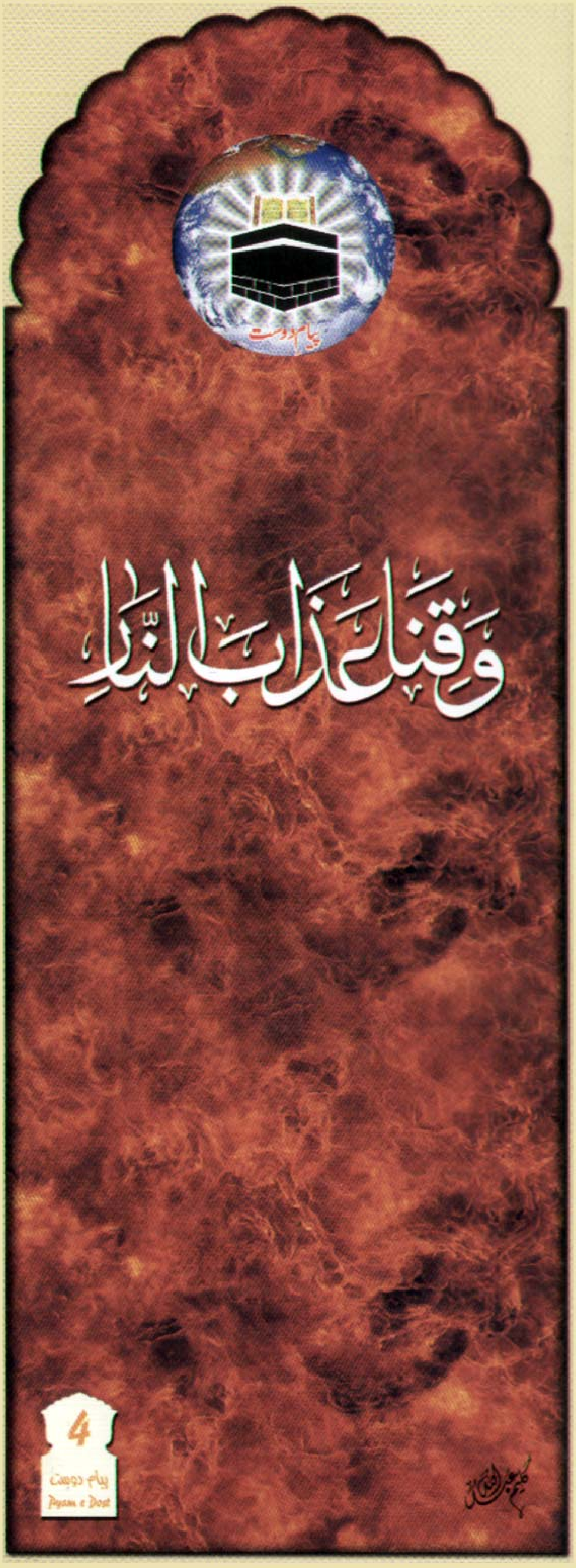

- ”جہنم میں ایک وادی کا نام ویل ہے جس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے کافر چالیس سال تک اس میں گرتا جائے گا اور صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس پر کافر ستر سال میں چڑھے گا اور پھر اس سے اترے گا۔ کافر ہمیشہ اسی (چڑھنے اترنے کے عذاب میں) مبتلا رہے گا“۔ (مسند ابو یعلیٰ)

سب سے کم عذاب والا جہنمی

- ”جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے۔ ان کے باعث اس کا دماغ ایسے کھول رہا ہوگا جیسے ہنڈیا جوش مارتی ہے وہ سمجھے گا کہ اور کسی کو اس سے زیادہ شدید عذاب نہیں دیا جا رہا حالانکہ وہ اہلِ جہنم میں سے سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا“۔ (مسلم)

جہنم کی تپش اور پکار

- ”جب (یہ لوگ) اس (جہنم) میں ڈالے جائیں گے تو اس کا دھاڑنا سنیں گے اور وہ ایسی جوش مارتی ہوگی کہ (گویا ابھی) غصہ سے پھٹ پڑے گی“۔ (الملک ۶۷:۷-۸)
- ”وہ بھڑکتی ہوئی آگ ایسی ہوگی کہ (دور ہی سے مجرموں کی) کھال چاٹ جائے گی (اور) ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے (دُنیا میں حق سے) رُوگردانی کی اور پیٹھ پھیری اور (ساری عمر) مال جمع کیا اور (راہِ خدا میں خرچ نہ کیا بلکہ) سنبھال سنبھال کر رَکھا“۔ (المعارج ۷۰:۱۵-۱۸)

آگ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھنسنے کا عذاب

- ”اور جب وہ اس میں کسی تنگ جگہ مشکیں باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو وہاں موت (ہی موت) پکاریں گے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو“۔ (الفرقان ۲۵:۱۳-۱۴)

لوہے کے ہتھوڑوں اور گرزوں سے مارے جانے کا عذاب

- ”تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اور کھالیں (سب) گل جائیں گی اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔ جب کبھی وہ گھٹن کے سبب نکلنا چاہیں گے اس میں پھر دھکیل دیے جائیں گے کہ جلنے کے عذاب (کا مزا) چکھو“۔ (الحج ۲۲:۱۹-۲۲)
- ”اگر جہنم میں کافروں کو مارنے والا لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور سارے اِنسان اور جن اِکٹھے ہو جائیں تب بھی اُسے نہیں اُٹھا سکتے“۔ (ابی یعلیٰ)

اہلِ جہنم کی حسرت

- ”جو شخص جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت والا مقام بھی دکھا دیا جائے گا کہ اگر وہ اچھے کردار کا مالک ہوتا تو یہ مقام نصیب ہوتا تا کہ اسے اپنے اس انجام پر اور زیادہ حسرت ہو“۔ (بخاری)

جہنمیوں کے کھانے

- ”وہ (زقوم) ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں اُگتا ہے اُس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ تو یہ اُسے کھائیں گے اور اِسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اِس کے اوپر سے اُن کو کھولتا ہوا پانی ملا کر دِیا جائے گا۔ پھر اُن کو جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا“۔ (الصّٰفّٰت ۳۷:۶۴-۶۸)
- ”زخموں کے دھوون کے سوا اس (جہنمی) کے لیے کوئی کھانا نہیں (اور) یہ کھانا کوئی نہ کھائے گا بجز گنہگاروں کے“۔ (الحاقۃ ۶۹:۳۶-۳۷)
- ”(جہنمیوں کا مشروب) پگھلے ہوئے تانبے کا پانی، تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جب جہنمی (اسے پینے کے لیے) اپنے منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کا گوشت (جل بھن کر) گر پڑے گا“۔ (حاکم)

سانپوں اور بچھوؤں کا عذاب

- ”جہنم میں سانپ ہیں جو اپنی جسامت میں بختی اونٹوں کے برابر ہیں (عام اونٹوں سے بڑے اونٹ) اور وہ اس قدر زہریلے ہیں کہ ان میں کوئی سانپ

جہنمی کو ایک دفعہ ڈسے گا تو چالیس سال تک وہ اس کے زہر کا اثر محسوس کرے گا اور اسی طرح جہنم میں بچھو ہیں جو (اپنی جسامت میں) پالان بندھے خچروں کی مانند ہیں ان میں کوئی بچھو جہنمی کو ایک دفعہ ڈسے گا تو چالیس سال تک وہ اس کے زہر کا اثر محسوس کرے گا“۔ (مسند احمد)

ایک عام زہریلے سانپ کے ڈَسنے سے اِنسان بے ہوش ہو جاتا ہے پھر متاثرہ حصہ مفلوج ہو کر ناک، منہ، کان حتیٰ کہ آنکھوں سے بھی خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح بچھو کے ڈسنے سے جسم سوج جاتا ہے اور پھر سانس لینے میں تکلیف اور گھٹن محسوس ہوتی ہے۔

تصور کیجیے جس انسان کو یہاں کے مقابلے میں لاکھوں گنا زہریلے سانپ اور بچھو بار بار ڈسیں گے، گوشت نوچیں گے تو مدہوش، مفلوج، خون آلودہ، ہانپتے کانپتے انسان کا کیا حال ہو رہا ہوگا؟...... خدا کی پناہ!

عذابِ جہنم کی ہولناکی

- ”ان لوگوں کے لیے جہنم میں (دکھ اور جلن کی) چیخیں ہوں گی اور (اپنی چیخ وپکار کے غل میں) وہ (اور کچھ) نہ سنیں گے“۔ (الانبیاء ۲۱:۱۰۰)
- ”دُنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک ہے“۔ (بخاری)
- ”جہنم کی آگ کو ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اسے ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اسے ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی ہوگئی پس اب وہ کالی سیاہ ہے“۔ (ترمذی)
- ”قیامت کے دن اس جہنمی کو لایا جائے گا جو اہل دنیا میں سب سے زیادہ خوش حال تھا پھر اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی کیا تجھ پر کبھی راحت گزری تو وہ جواب دے گا کہ نہیں خدا کی قسم اے میرے رب میں نے کبھی راحت نہیں دیکھی“۔ (مسلم)

جہنم میں جانے والے

ذیل میں وہ آیات اور اَحادیث دَرج کی جا رَہی ہیں جن میں اُن گنہگار لوگوں کا ذِکر ہے جن کے بارے میں قرآن وحدیث میں وَاضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اُن کو جہنم میں دَاخل کیا جائے گا۔ یہ مکمل فہرست نہیں، جگہ کی کمی کے پیشِ نظر صرف چند عمومی گناہوں کا بیان کیا جا رہا ہے۔ ہر مسلمان کو معاملہ کی سنگینی سمجھتے ہوئے قرآن وحدیث کا مطالعہ کر کے اللہ کے غضب کو دعوت دینے والے اعمال کو جان کر ان سے بچنا چاہیے۔

کافر

”اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی جہنمی ہوں گے (اور) وہ ہمیشہ (ہمیشہ) جہنم میں رہیں گے“۔ (البقرۃ ۲:۳۹)

مشرک

”جس کسی نے اللہ کے ساتھ (کسی دوسرے کو) شریک ٹھہرایا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے“۔ (المائدۃ ۵:۷۲)

منافق

”منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے“۔ (النساء ۴:۱۴۵)

میراث اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم نہ کرنے والے

ہمارے معاشرے میں اکثریت کسی کے مرنے کے بعد اس کی میراث اسلامی قانون کے مطابق تقسیم نہیں کرتی ۔ خواتین کو تو عموماً حصہ نہیں دیا جاتا۔ قرآنِ مجید میں سورۃ النساء میں آیات ۷ تا ۱۲ میں اَحکام وراثت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں اِنہیں ’حدود اللہ‘ کہا اور فرمایا کہ جو اِن حدود سے تجاوز کرے گا اُسے ہمیشہ کے لیے آگ میں ڈالا جائے گا۔

”اور جو اللہ اور اس کے رَسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی (ٹھہرائی ہوئی) حد بندیوں سے باہر نکل جائے گا (تو) اللہ اُسے جہنم میں دَاخل کرے گا اور وہ اُس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رَہے گا اور اُس کے لیے رُسوا کُن عذاب ہوگا“۔ (النساء ۴:۱۴)

یتیم کا مال کھانے والا

”جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں اور عنقریب جہنم میں جھونکے جائیں گے“۔ (النساء ۴:۱۰)

مومن کو قتل کرنے والا

''اور کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ (النساء۴:۹۳)

معاشرے میں بے حیائی پھیلانے والے

''جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں فحش پھیلے ان کے لیے دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے''۔ (النور۲۴:۱۹)

اللہ کے نازل کردہ احکامات کو چھپانے والے

''جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں، چھپاتے ہیں اور اس کے معاوضہ میں (دنیا کی) متاع قلیل خریدتے ہیں (تو یقین کرو) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں اور قیامت کے روز اللہ ان سے نہ کلام کرے گا نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے''۔ (البقرۃ۲:۱۷۴)

پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والے

''جو لوگ (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں پر (جو) پاک دامن (ہیں اور ایسی باتوں سے) بے خبر، (اور) ایمان والیاں ہیں، ایسے لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں ملعون ہیں اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے''۔ (النور۲۴:۲۳)

غلط طریقے سے مال کمانے والے

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایک دوسرے کے مال ناحق خورد برد نہ کیا کرو...... اور جو کوئی ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا ہم اُس کو ضرور آگ میں جھونکیں گے''۔ (النساء۴:۲۹-۳۰)

سود کھانے والے

''(جو) لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو...... اور جو کوئی (اس حکم کے بعد پھر اس حرکت کا) اعادہ کرے تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں اور وہ جہنم میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے''۔ (البقرۃ۲:۲۷۵)

گناہ کبیرہ کے ارتکاب کے بعد توبہ نہ کرنے والے

''لیکن ان لوگوں کی توبہ (توبہ) نہیں جو (عمر بھر) بُرے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہوئی تو لگا کہنے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور (اسی طرح) ان لوگوں کی توبہ بھی (توبہ) نہیں جو کافر ہی مر گئے۔ ایسے تمام لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ (النساء۴:۱۸)

مال کی محبت میں مست چغل خور

''تباہی ہے ہر ایسے شخص کے لیے جو پس پشت عیب جوئی کرنے والا اور طعنہ دینے والا ہو، جو مال جمع کرتا (رہتا) ہو اور اسے گن گن کر رکھتا ہو خیال کرتا ہو کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہر گز نہیں وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا''۔ (الھمزہ۱۰۴:۱-۴)

بے ہودہ باتوں کے ذریعے دین سے ہٹانے والے

''اور (دیکھو) لوگوں میں (کوئی) ایسا بھی ہے جو واہیات (خرافات) قصے (کہانیاں) خرید کر لاتا ہے تاکہ (لوگوں کو سنا کر) بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے اور اس (راہ) کا مذاق اڑائے، ایسے ہی لوگوں کے لیے آخرت میں رسوا کن عذاب ہے''۔ (لقمان۳۱:۶)

مسلم معاشرے میں فساد اور دہشت گردی کرنے والے

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں ان کی سزا تو بس یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے

کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے''۔ (المائدۃ۵:۳۳)

اَعمال کے پلڑے ہلکے ہونے والے

''اور جس (کے اعمال) کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا۔ اور (اے پیغمبر ﷺ!) تم کیا سمجھے کہ وہ (ہاویہ) ہے کیا چیز؟ (وہ ہے جہنم کی) دہکتی ہوئی آگ''۔ (القارعہ۱۰۱:۸-۱۱)

قرآن کے مقابلے میں تکبر کرنے والے

''جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان کے مقابلے میں سرکشی کی ان کیلئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں سے (ہو کر نہ) گزر جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہو گا اور جہنم ہی کا اوڑھنا اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں''۔ (الاعراف ۷:۴۰-۴۱)

پیغمبر کی اَطاعت سے اِنحراف کرنے والے

''او وہ (جہنمی) کہیں گے، کاش ہم نے (پیغمبر کے کہنے کو) سنا یا سمجھا ہوتا تو (آج) جہنمیوں میں نہ ہوتے۔ غرض کہ جہنمی اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے، سو لعنت ہے جہنمیوں پر''۔ (الملک۶۷:۱۰-۱۱)

بے عمل واعظ

''ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی اَنتڑیاں آگ میں نکل پڑیں گی۔ پھر وہ آگ میں اس طرح پھرے گا جیسے گدھا اپنی چکی میں پھرتا ہے تو دوسرے جہنمی لوگ اُس کے پاس اِکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے: 'اے فلاں یہ تیرا کیا حال ہے۔ کیا تم دنیا میں ہم کو نیکیوں کی تلقین نہیں کرتے تھے؟ اور برائیوں سے نہیں روکتے تھے؟ (ایسے نیکی کے کام کرنے کے باوجود تم یہاں کیسے آئے)؟' وہ شخص کہے گا' میں تمہیں تو نیکیوں کی تلقین کرتا تھا اور خود اس کے قریب نہیں جاتا تھا اور برائیوں سے تم کو روکتا تھا پر خود کرتا تھا''۔ (بخاری)

متکبر

''قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہو گی۔ جہنم میں وہ ایک جیل کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام 'بولس' ہو گا۔ بدترین آگ انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کے جسموں سے رسنے والا (پیپ اور خون وغیرہ) پینے کو دیا جائے گا''۔ (ترمذی)

خودکشی کرنے والا

''جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مرا وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص تیر (خنجر، پستول، بندوق وغیرہ) سے اپنے آپ کو مارے وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو تیر مارتا رہے گا''۔ (بخاری)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

- ''جس نے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ فریب اور دھوکہ آگ میں سے ہے''۔ (طبرانی)
- ''جس نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ تعالی اس پر جہنم واجب کر دیتے ہیں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ خواہ معمولی سا حق ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ پیلو (ایک عام درخت) کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو''۔ (مسلم)
- ''ان آدمیوں سے اللہ قیامت کے دِن نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دَردناک عذاب ہو گا۔ وہ شخص جس نے عصر کے بعد مال بیچا اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے خریدار نے سچ سمجھ لیا (اور مال خرید لیا) حالانکہ (دکاندار

نے) وہ مال اِتنے میں نہیں خریدا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے محض دُنیا کے لالچ میں حاکم کی بیعت کی اگر حاکم نے اُسے دُنیا دی تو اُس سے وفا کی اگر دُنیا نہ دی تو بے وفائی کی۔ اِسی طرح بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ، مغرور فقیر بھی"۔ (مسلم)

- "زانی مردوں اور عورتوں کو ننگے بدن ایک ہی تنور میں جلنے کی سزا دی جائے گی"۔ (بخاری)
- "ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ نے عہد کیا ہے کہ جو نشہ آور مشروب پیئے گا اسے اللہ (جہنم میں) جہنمیوں کا پسینہ پلائے گا"۔ (مسلم)
- "آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ"۔ (ترمذی)

جہنم سے ڈرنے والے

صحابہؓ اللہ ورسول ﷺ کی کامل اطاعت وفرمانبرداری کے باوجود اللہ کی پکڑ سے اِس قدر خوف زدہ رہتے تھے کہ جیسے ہی آخرت کا تذکرہ ہوتا رونے لگتے۔ داڑھیاں مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتیں، روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں، تلاوت کرتے ہوئے اللہ کے خوف سے آواز نکلنا بند ہو جاتی، بعض روتے ہوئے گر پڑتے، بعض بستر پر رات بھر کروٹیں بدلتے رہتے۔ نیند نہ آتی اور فرماتے: 'یا اللہ! جہنم کا خوف میری نیند لے گیا'۔ اِس کے بعد اُٹھ کر صبح تک نماز میں آہ وزاری کرتے۔ بعض نے فرمایا: 'کاش میں ایک پودا ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور جانور چارہ بنا لیتے'۔ اور بعض کہتے: 'کاش میں کسی ٹیلہ پر پڑی ہوئی راکھ ہوتا جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتیں'۔ ایک صحابیؓ لوہار کی دکان کے پاس سے گزرے۔ اُس نے آگ سے (سرخ) لوہا باہر نکالا تو یہ کھڑے ہو کر رونے لگے۔

ایک وہ پاکیزہ ہستیاں تھیں جن کے دِن اطاعت اللہ ورسول ﷺ میں گزرتے اور راتیں اپنے ربّ کے آگے قیام اور الحاح وزاری میں گزرتی تھیں پھر بھی وہ ہر آن اپنے ربّ کے عذاب کے خوف سے لرزتے رہتے تھے۔ وہ ایمان وعمل کے بعد بھی ربّ کی پکڑ سے بے خوف نہ تھے اور آج ہم ہیں کہ نہ ایمان کی اور نہ عمل کی دُرستگی کی فکر اور جہنم سے ایسے بے خوف جیسے یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائیں۔

صحابہ کرامؓ سے بہتر کون جانتا تھا کہ اللہ غفور رحیم ہے مگر اِس سے وہ گناہوں پر دلیر نہ ہوئے۔ پس اللہ کی مغفرت اور بخشش کی امید اس شخص کو رکھنی چاہیے جو اللہ سے ڈر کر زندگی بسر کر رہا ہو اور نادانستہ ہونے والے گناہوں سے اللہ کی مغفرت مسلسل طلب کر رہا ہو لیکن جو شخص مسلسل گناہ کئے چلا جا رہا ہے اور ساتھ ہی یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ بڑا غفور رحیم ہے اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ سراسر شیطان کے فریب میں مبتلا ہے جس کا انجام ہلاکت اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ مومن کو ہمیشہ اللہ کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف رہنا چاہیے۔
نبی ﷺ نے فرمایا:

"اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کیا عذاب ہیں تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو"۔ (بخاری)

خبردار!

یہ دُنیا سراسر دھوکے اور فریب کا سودا ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور یہ دُنیا کی زِندگی تو بس (جی کا) بہلاوا اور کھیل تماشہ ہے اور اصل زندگی تو دارِ آخرت کی زندگی ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے"۔ (العنکبوت ۲۹:۶۴)

یہاں چیزوں کی اصل حقیقت وہ نہیں جو نظر آ رہی ہے۔ بے زکوٰۃ سونے چاندی کے ڈھیر، سونا چاندی نہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے انگارے ہیں، سانپ ہیں۔ سود، رشوت، جوا، چوری، ڈاکہ اور دیگر حرام ذرائع سے حاصل ہونے والا مال، مال نہیں آگ کے سانپ اور بچھو ہیں۔ جھوٹ، مکر وفریب سے حاصل کئے ہوئے عہدے اور مناصب باعثِ عزت نہیں آگ کی بیڑیاں اور زنجیریں ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے ذریعے پھیلا ہوا کاروبار، کاروبار نہیں عبرت ناک عذاب کا سامان ہے۔

پس یتیموں اور بیواؤں کے مال غصب کرنے والو!...... دوسروں کی جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کرنے والو!...... قومی خزانے کی دولت لوٹنے والو!...... جوا، سود اور شراب سے رَنگ رَلیاں منانے والو!...... ایک بار نہیں ہزار بار سوچ کر فیصلہ کرو کیا جہنم میں پیدا ہونے والا زقوم کا درخت اور کانٹے دار گھاس کھا لو گے؟!...... آگ میں جلتے ہوئے اِنسانی گوشت سے بہنے والے خون اور پیپ کو پی لو گے؟!...... بدبودار غلیظ اور سیاہ پانی کے کھولتے ہوئے جام نوش کر لو گے؟!...... آج گندگی کا ایک قطرہ کسی کھانے پینے کی چیز میں گر جائے تو تم ساری فوراً گرا دیتے ہو، کیسے تم خدا کی نافرمانیاں کر کے خود کو دائمی عذاب کا شکار بنانے پر تلے ہوئے ہو؟!...... اس دُنیا کی عیاشیاں کس کام کی جن کے عوض لامتناہی عذاب جھیلنا پڑے؟!!

یہ دُنیا ایک عارضی امتحان کی جگہ ہے۔ ہمارا اصلی وطن جنت ہے۔ ہمارا ازلی دشمن شیطان جس نے ہمارے ماں باپ حضرت آدم علیہ السلام وحوا کو دھوکے اور فریب سے جنت سے نکلوایا تھا۔ اِسی طرح ہمیں بھی دُنیا کے دھوکے اور فریب میں مبتلا کر کے جنت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اُس کا کھلا چیلنج ہے:

"میں دُنیا میں اُن کے لیے دلفریبیاں پیدا کر کے اُن سب کو بہکا کے رہوں گا سوائے تیرے چیدہ بندوں کے"۔ (الحجر ۱۵:۳۹-۴۰)

پس خبردار شیطان ملعون کے سارے وعدے جھوٹے ہیں۔ جو اس کے دھوکے میں آ گیا وہ اسے اپنے ساتھ جہنم میں لے کر جائے گا۔

آخری بات

اِنسان کی فطرت ہے کہ جب وہ کسی بلا سے مثلاً اپنی طرف آنے والے کسی خوفناک درندے سے یا اپنا تعاقب کرنے والے کسی سخت ظالم اور طاقت ور دشمن سے جان بچانے کے لیے بھاگتا ہے تو بس بھاگا ہی چلا جاتا ہے اور جب تک مکمل اطمینان نہ ہو جائے، نہ سوتا ہے اور نہ آرام کرتا ہے۔ اِسی طرح جب کسی انتہائی محبوب چیز کے حصول کے لئے تگ ودو کرتا ہے تو راہ میں نہ تو سوتا ہے، نہ چین سے بیٹھتا ہے لیکن دوزخ اور جنت کے معاملہ میں انسانوں کا عجب حال ہے۔ دوزخ سے بڑھ کر کوئی خوفناک بلا نہیں، مگر جن کو اس سے بچنے کے لئے بھاگنا چاہیے وہ غفلت کی نیند سوتے ہیں اور جنت جس کے حاصل کرنے کے لئے دِل وجان سے جدوجہد کرنا چاہیے اُس کے چاہنے والے بھی محوِ خواب ہیں۔

کرنے کا کام یہ ہے کہ اِنسان دین کا مستند علم حاصل کرے یعنی وہ علم جو قرآن وسنت کے ساتھ اِنسان کو جوڑے۔ جہالت اور لاعلمی خواہ دُنیا میں ہو یا دین کے معاملے میں اِنسان کے لئے نقصان کا باعث بنتی ہے اور پھر گھر کا ماحول مسلمان بنائیں۔ نیز تمام کبیرہ گناہوں سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اور اگر کبھی ہو جائے تو اِحساس ہوتے ہی فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کی جائے اور آئندہ اس گناہ کے قریب نہ جانے کا پختہ عزم کیا جائے۔ اگر اس گناہ میں کسی آدمی کی حق تلفی ہوئی ہو تو اُس کی تلافی کی جائے یا اُس سے معافی مانگی جائے۔ اگر کسی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو (مثلاً وہ شخص فوت ہو چکا ہو) تو اُس کے حق میں بکثرت استغفار کیا جائے۔ صغیرہ گناہوں کو معاف کرانے والے نیک اعمال مثلاً نفل نمازیں، نفل روزہ، نفل صدقہ وغیرہ بکثرت کئے جائیں اور جہنم سے نجات اور جنت پانے کی دعا بکثرت کی جائے۔

مذکورہ اُمور کی پابندی کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے قوی اُمید رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ضرور جہنم کے عذاب سے بچالے گا اور اپنی نعمتوں بھری جنت میں داخل کرے گا۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝ (الفرقان ۲۵:۶۵-۶۶)

"اے ہمارے ربّ ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے اس کا عذاب تو چمٹنے والا ہے۔ (اور) وہ (بڑی ہی) بری جگہ ٹھہرنے اور رہنے کی ہے"۔ آمین!

مکمل سیٹ: ہار جیت کا اصل دن — جنت النعیم — وقنا عذاب النار

ہدیہ 4 روپے

www.irqpk.com